رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED No. A.790



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ اطلاعات کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے [illegible] کے مضامین ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے [illegible] مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ مہینے کے [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] بالسلامت۔ [illegible] ایک [illegible] پرچے کا نمونہ طلب کرنا فضول ہے۔

(۵) طالبان علم اگر اپنی جیب سے قیمت کا بار نہیں اٹھا سکتے تو انھیں لازم ہے کہ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ [illegible] کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار ی یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ گھپ ہو جاتا۔ لیکن یہ شکایت ہم کو ہر نمبر کے اشاعت کے حساب میں پانچ چار صاحب [illegible] کے نام ضرور رہتے ہیں جو ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں [illegible] نیاز مند [illegible] نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی [illegible] سب [illegible] عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا [illegible] تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور نہ ہو سکتی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید لگا کے [illegible] حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) [illegible] اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق ہر خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین [illegible] اودھ پنچ [illegible] کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) [illegible] کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

[illegible] آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳　　نمبر ۴۶

مضامین

۱۰ دسمبر ۱۹۲۵ء

رباعیات

دُنیا ہے نہ باقل ہی شاد ہو کر
چپ رہ کے بھی دیکھ، جا بجا تماشا ہو کر
اے لیڈروں اتحاد سے شاد ہو کر
بیٹھ اب تو اگر نہ جب تو ہم کو

سو لیگ کو اور سر کھا تی جائے
جتنی جتنی بڑھے وزارت اس کی
غفلت اُفق پروں کے چھائی جائے
اتنا ہی گرا ہوں کو بڑھاتی جائے

اک پردہ علم سے وہ دیکھا نکلا
دنیا میں نہ آیا کوئی بے داغ نظر
اک حضرت دہر کا تفکا نکلا
رکھا ہے سام میں نکلا

دیکھئے حضرت یوں کس قدر دو باتیں کی شوخی طبع آگے ایک نہ چلی گئی۔ خاطر نظرت تھا بعیت ذہنیں کی طبعیت اور نظر بہ شیوہ صرف شاعر پہنچ گئے تو نہ تیہ ملک اس نظر پہنچ کے جو ہر چاہیے کہ دوگان ہے۔ آپ جانتے ہیں کوئی ایڈیٹوں کو بیان کو شیشیاں دوستی کی صحت سے بھی نفرت ہو گئی۔ جب ہندوستان اُردو ہندی کے جھگڑے میں خال خال نہیں بلکہ زبان بھی انگریزی اختیار کرلی ہے۔ زیادہ شوق چڑھا ہے تو ہندو یا مرغے کی انگریزی لفظ لکھا جب سے یا لوگ پڑھنے دیجئے والے وہ بچے کر تھوڑا ذخیرہ فراہم کر رکھا ہو چاہیے۔ پیچھے آثار دستار ہند ہمیں غالب میں نظر پیچھے تو یا سہی کہ اب تو سب ہی کچھ جانا ہے۔ کہ نہ سال شاعروں کے اعتراضات قابل سماعت نہیں۔ ملاحظہ ہو سے

ڈولہن

ڈر کے شیشوں سے سمری پر گلائے گُل گھنگھٹ
یاں رنگروں کو جھکا لے مری پارا آہٹ
تجھی نظروں سے زیادہ کیے گوری گھنگھٹ کی آہٹ
میں شادی کو تجھے گوہر چاہیے جسم سہری پوٹ
سُن دیا عشق کی نہو پر کا چھلکا تو نے
بھول کر مجھے کو آنکھوں کی کسبنا تو نے
جھلکتے میں رہا وہاں والے غزل چھنک گھٹ
رنگروں کا تری شرم و حیا میں لپیٹ
تیری خلوت میں ملی اشارہ ہے مثل گھونگھٹ
وہ شادی کو ملا ہے تری نیند سمیٹ
آج ذخیرہ ہے دیا کیوں مجھے دم کو تو نے
کیا سمجھے تو مجھ کو رکھا ہے تو نہ دار تو نے

چھوڑ دیا ہمیں نے جس حسن کا تحفہ دکر
سر پہ دستار جدائی کی آنسو وادو کر
کس مصیبت میں پھنسایا ہمیں دیوانہ کر
اب دیکھا ہوا ختم شتاد سے کر
آ گئی اب کو عیاب تو فریاد ہیں پنہ خلوت
آگ اب دل کی بجھ نہ سکے بہت کے عدالت
پیار کا جو ہیاد سے کر
ہاتھ میں ہے صاد سے کر
گھر کا بھی ساد سے کر
شرح دو پیچ دست کر
آئی اب کہ مرے بیان بہ دو نوں جلوت
آگ کے دو دوست میں ز کیسے ملفوظ ہو

مجھ زرا دل کی تجھے معلوم ہے دُنیا کیا ہے
تجھ گناہوں سے کہیں دشوار گزرا سکتا ہے
سر پہ شیطان ہے بڑی دوری مگر شب ہے
یا نہ میری بڑی بڑھوں کو تجھے پیدا کیا ہے
یا ندر ہے بت دہ چاقوں کو بھی جو ہم کرے
سر اُدھری جان اور بھی دل آرام کرے
سُن میری سو مستی اور سازشیں گلا نے والی
دل کے بہلانے کو تازہ تجھی سے سے لانے والی
جب خاتا ہمیں کیا ہو کر تجھے وہ ستانے والی
پھر تو وہ پیار کی دنیا جو سب بھول جانے والی
سر لپیٹ کر بیٹھے تماشا جو دیکھنے ہے نفرت
رکھتا ہے تو کس یہ پڑیت ہے انداز
وہ تجھ نظر میں بھی شادی ہوں پیمانہ نیاز
زہر تکلیف ہے عاشق کے لیے ایک نماز
وہ گلی جو پڑے سے ہو تی ہے گھڑی وہ دراز
اس میں جو پوشیدہ ہے انسان کی پیکر کا راز
یہی اُلفت کو ہم اب نہ بادیہ کریں
آگ فردوس کے اس دل کی تجدید کریں

سر و رحمت سے اول بیٹھے تو ہونا کیا ہے
اس طرف ہے جو بلندی کی او دھر کا وہ ہے
اور شیطان نے جھک جانے کا بھی خطرہ ہو
تجھ میں کیا ہاں وہ چوٹ کبھی دکھایا کیا ہے
گر وہ محنت کو جو پیدا عشق دو دم کرے
شیخ وہ بات کہ خلوت میں جو ہو شرم کرے
اے عدو تیری مسکراہٹ بڑی کالی کالی
اور دو میں خاص رات سے تجھے اشوالی
اور سبہ اس سے میں شادہ ہوں کا کالی
عقل کی دم عشق شوق لیے کہتے اُڑانی
پیار سے دیکھو تو جو میں شمع خلوت
ہم کو اس دہ جو سب میں شب غفلت میں
آئی ہے وہ ابھی کی تجھوں کی ابھی سے آلا
پھر زمانہ بیٹھے ہو کر ہے میرا جہاز
جو آگے بڑھے ہمیں پھر آ ہے عجب اُلفت کا راز
یہ گل ہیں جو پوشیدہ ہے گلشنوں کا گداز
محنت شادی کی رسم کو آ کید کریں
آج شب جل کو اب ہم سحر عید کریں

اپنے منشا رو کی دوی میں بنا رکھا ہے تجھے
لعل کی چمڑے سے دوش پہ کھیتی بنا رکھا ہے تجھے
آؤ کہ روٹھے تجھ آنچل جیں کے سلا رکھا ہے تجھے
مجھے دنیا تو آؤ کہ روٹھوں کا تجھے
بیچ پیدا ہے کو ساری میں چھپا رکھا ہے تجھے
اپنے آغوش میں رہ کے وہ بنا رکھا ہے تجھے
گھر وہ بن کے پیچھے سے لگا رکھا ہے تجھے
کہ ہو دو تیری اس طرف تھکا رکھا ہے تجھے

ہم جو دنیا میں ہیں ہم ہوش دیا دہ ہو گئے
عالم قدس سے پھر بھی تھا در ہو گئے
ہم میں تجھ جو ہم پیچ بیا بر جو دے
اپنے بیچے وہی قریب ہے تجر ہوت

راقم محمد حسن خاں خاں فقار ملیح آبادی

قمرالزماں و حلیمہ

نمبر ۲

(ماخوذ الف لیلہ)

کم نسلی ہو یا رنگ سے شفقت کی آواز بھی نکلتی ہے اور حال بھی بلند ہوتا ہے۔ حلیمہ نے بھی جلتے ہوئے شانا مارا اور کہنے لگی بیسٹر صاحب خوب دیکھ بھال کے اطمینان کر لیجیے شاید قمرالزماں کی لونڈی کے جیسی میں حلیمہ بندی نہ ہو۔ اے ہاں وہی شکل ہو دکھیا نہ بھالا ہو ... کہیں نا ہو۔ کیا تعجب ہے حلیمہ قمرالزماں نے آپ کی حوالگی کاری کے لیے فریب کیا ہو۔

سیٹھ مسعود رشک پایا ہوا تھا کہ ہاتھ جوڑ کے اپنا گڑگڑانے لگا بیگم مجھے آپ ہم تمھاری طرف سے بدگمانی نہیں ... کم اور بدکرداری؟ مگر بشریت سے مجبور ہوں تم ہی انصاف کرو کہ اگر تم میرے ہم صورت شخص کو غیر عورت سے باتیں کرتے دیکھو تو تمھارا کیا حال ہو۔ سچ ہے بے جتائی اس ذات پاک کے شایان شان ہے جس کا شریک کوئی نہیں۔ اب کان پکڑتا ہوں خدا معاف کرو۔

بیگم رنگارے کی ملال ہو رہی تھیں میاں کے منتشل سے ذرا ہیں ہو ... اصرار کر لی کہ صاحب آپ ابھی اپنے دوست کے یہاں جائیے اور خوب غور سے لونڈی کو دیکھ آئیے۔ ایک آدمی کی دو جگہ تقسیم نہیں ہو سکتا۔ میں یہیں کھڑی ہوں اگر وہ صورت قمرالزماں کے پاس ہو نظر نہیں آئے تو سمجھ لیجیے کہ میں ہی تھی جو دکان پر قمرالزماں کے ساتھ گئی تھی۔ اس وقت آپ کو اختیار ہے کہ جیلا کا سر اڑا کے گردن سے جدا کر دیجیے۔

استاد حمید بیچارے کئی مرتبہ جیب چپکے تھے مگر معاملہ بہت نازک تھا انھیں اصرار بیگم پیدا ہو گئے بیگم نشک وہیں اس واسطے فوراً ہی ... آشنا کے گھر میں آ گئے۔ اور قمرالزماں کو کہا کہ جلدی دروازہ کھولو میاں آئے ہیں۔ اس نے دیکھ کے دروازہ کھولا اٹھ

میں حمید نے آواز دی میں آیا۔ ہر طرح کی تفریح اور اور حمید آتے ہی معذرت کرنے لگا کہ بھائی صاحب بے وقت آپ تشریف لے گئے تھے میں نے کہا تھا صورت کنیز کے بارے میں ابھی ... دعوت سے ملا۔ خدا جب آپ کو بہلا ... سے رنج ہوا ہے۔ اب اطمینان سے حاضر ہوا ہوں۔ بی حلیمہ ذرا ... استاد حمید کے ہاتھ آنکھوں سے لگائے دونوں بیٹھے۔ حمید اطمینان سے حلیمہ کی صورت دیکھتا رہا۔ دو گھڑی اور ادھر اُدھر کی باتیں کر کے حمید اپنے گھر میں آیا۔ بی بی کو جس جا بیٹھا چھوڑ گیا تھا اسی طرح بیٹھا پایا۔ بیاں کی صورت دیکھتے ہی بجا



ستی جیلی کری اٹھائی
جوالات کری پٹری اٹھائی

نے پوچھا کہو کیا خبر ہے۔ لونڈی وہاں ہے یا نہیں؟ کہا بے شک ہے۔ پھر ٹھنڈی سانس بھر کے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء کی تلاوت کی اور جلے بائیں گال پر ہاتھ رکھ ... صبح ہوئے دکان کی راہ لی۔ یہ صنعت میں مشغول ہوئے بی بی سنگار میں۔ دن گزرا رات آئی۔ میاں بیوی کے سوئے۔ بی بی رات بھر جاگنے کے لیے آشنا کے پاس سدھاریں۔ دو تین روز تک یہی کرشمہ ہوا کہ استاد حمید اپنے دوست کے پاس ٹھہرتے تو گھر والی سمیت اپنا گھر نظر آتا اور اپنے مسکن میں گذر بسر رکھتے تو

ایک نکلا بھی ہوا اور دکھائی دیتا ہے، رفتہ رفتہ جگانی بالکل زائل ہو گئی۔ آخر ایک روز حلیمہ نے خفیف ہو کر کہا اشرفیاں کی قمرالزماں کو دی کہ اب چلنے کا سامان کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانا تھا پھر نہ تو بنا جانا یا کھیل بگڑ جائے۔ قمرالزماں نے بازار سے غلام اونٹ اور صندوق کرائے بار برداری کا سامان خریدا۔ جب کل ضروریات کا ہو چکے تو حلیمہ کے مشورے سے حمید کے پاس آیا اور حرف رخصت زبان پر لایا کہ بھائی اب سب عمر سفر کر کے اب یہ عازم وطن ہے واللہ آپ کے الطاف و عنایات عمر بھر یاد رہیں گے خدا گواہ ہے غربت میں اس کا ذرا یاد ... انشاءاللہ آج کچھ وقت گزار بیٹھ کرتا ہے۔ دو دن قیام ہو یا گھڑی کی قسمت سر ہو ہوا ہو تو کس زنانے۔ حمید نے ادب سے دل سے کہا۔ اجی ابھی ... کیا کلام ہے بندہ بہرحال آپ کا احسان مند ہے کیسا قصور کہیں غلط آپ کا قیام باعث برکت ہے مگر میں ایسا بے درد نہیں ہوں جو آپ کے وطن کی محبت پر ... صحبت کو ترجیح دوں خیر اگر یہی ارادہ ہے تو بسم اللہ۔ کیجیے اس دورہ ... کو وہ بھول جائیے قمرالزماں نے عرض کیا بجا ہے کب ہو سکتا ہے آپ جیسے دوست کی ... نہیں ... یاد آئیں گے۔

پنال چھپیں کے بعد قمرالزماں نے کر دیا ہے سو اشرفیاں پیش کیں حمید نے قسم دے کے واپس دیں۔ تیسرے روز میاں حلیمہ نے گھوڑا لانا کا ہزار یا سو کا ایک ... سب آشنا کو دے کر دیا۔ ہاں خالی صندوق اور فرش فروش کی جو ہیا رہ گئیں۔ ظاہر مکان حبوں کا تہہ ... جب بہت کا ایک روز باقی رہ گیا حلیمہ نے قمرالزماں سے کہا کہ شوہر پیارے تمھارے کاروں میں ہی نے یہ ... چلے جاؤ گے تم ... اب قدردانی تمھارے ہاتھ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ... گھر ... کر دو اور دھتا بتا دو میری جان ... کسی طرح چین نہیں ہو گیا

تھیں جان سے بڑھ کے چاہتی ہوں مگر قمر الزماں
یہ خیال ضرور آنے لگا کہ جس عورت نے ایسے
چاہنے والے خاوند کے ساتھ دغا کی وہ آشنا کے ساتھ کیا
نباہے گی۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے مگر خوب سمجھو کہ جس
نے ایسے عیش آرام پر لات ماری اور معشوق کے آگے
چاہنے والے خاوند کی پروا نہ کی اس نے جو کچھ کیا بابت
کے دیا ہے کیا۔ ابھی راز کھل جائے تو جان سے ہاتھ
دھونا پڑے ایسی جانثار جان باز عاشق پر بدگمانی
کرنا طریق عشق کی رو سے حرام ہے۔ [illegible]
اگر [illegible] کے [illegible] ہو گئے تو میں [illegible] کے
[illegible]۔ [illegible] ہو گی۔ آج تمہیں [illegible]
[illegible] ایک بات کا [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] کھل جانے کا اندیشہ ہے [illegible]
[illegible] دیکھو آج میں [illegible]
[illegible] نہ [illegible] گی [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] خدا [illegible]
[illegible] تو میرا [illegible] جاؤں گی [illegible]
[illegible] کے بازار [illegible] کے صدمے سے [illegible]
[illegible] میں [illegible] اس کنیز کو [illegible]
زمینا

الغرض [illegible] وحکایات میں جب شام ہوئی گجر
بجتے ہی قمر الزماں کے دروازے پر اونٹ پھر مکان
[illegible] آرام پہنچے [illegible] ہو نے لگا [illegible]
[illegible] لایا گیا [illegible] تیاریاں تھیں
[illegible] نے [illegible] پہنا جاتا [illegible]
[illegible] کنیز [illegible] کے باہر نکلا [illegible]
حال پرسی کے بعد کنیز [illegible] جا کر [illegible] صاحب
آپ کی [illegible] میں ایک عورت
[illegible] ہو گئی [illegible] فوراً [illegible] بہت
عجب چیز ہے [illegible] کنیز بھی [illegible]
ہاتھ گئی۔ [illegible] کے پاس آیا اور [illegible]
کہنے لگا۔ شکر خدا کہ آج قمر الزماں اپنے وطن جاتا ہے
میں بھی ایک منزل تک [illegible]
کر [illegible] سامان کر چکی تھی۔ [illegible]
[illegible] لیا اور [illegible]

کہ کے لحاظ کی [illegible] ہوئے۔ بی بی [illegible]
دوسری طرف نقل [illegible] کے تخت رواں [illegible]
کو روایت بتایا۔ [illegible] کر [illegible] میں ہاتھ
دے کے تخت رواں پر بٹھایا۔ قمر الزماں نے [illegible]
اور [illegible] استاد [illegible] تھا [illegible]
نے میاں کے ہاتھ سے ایک گھوڑے پر قمر الزماں
دوسرے پر [illegible] جس [illegible]
ایک منزل تک [illegible]
دے کے قمر الزماں نے رخصت کیا [illegible] کے
[illegible] آنکھوں سے [illegible]
قمر الزماں سے [illegible]
[illegible] دیا
کہ [illegible] مطلب [illegible]
نکلتا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] جائے گا [illegible]
یہاں تک پہنچ جائے [illegible] دوست ہو
[illegible] ساتھ جائے گا [illegible]
[illegible] کا [illegible] تھا [illegible]
طرح [illegible] چال چلنے لگا۔
یہ قطع مراحل و طے منازل میاں قمر الزماں کا قافلہ
معشوقہ کو مال نال سمیت ہمراہ لے وطن کے قریب
پہنچے۔ عبد الرزاق کو خط لکھا کہ [illegible]

[illegible] سلام [illegible] آج [illegible]
تعالیٰ اس [illegible] خوب [illegible]
[illegible] کی خدمت میں سلام اور [illegible]
عبد الرزاق [illegible] کی طرف سے مشتاق تھا
[illegible] استقبال کی تیاریاں ہونے لگیں۔
بازار کے تمام سوداگروں نے عبد الرزاق کو تہنیت [illegible]
سب [illegible] کے [illegible] منزل [illegible] گئے۔ باپ
بیٹے کے گلے میں باہیں ڈال کر خوب روئے۔ جب دل
[illegible] کر [illegible] کیسا ہو
[illegible] صاحبزادے نے عرض کی کہ [illegible] کے
حال کہوں گا۔ سب باتیں کر کے خوشیاں [illegible]
[illegible] تک [illegible] گئے۔ بی بی [illegible]
تخت رواں سے [illegible] ساس سسرے کو سلام کیا۔
ساس نے پوچھا [illegible] کون ہے؟ کہا [illegible] آپ کی بہو
[illegible]۔ ساس نے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کرے۔ جب [illegible]
[illegible] سے فراغت ہوئی تو عبد الرزاق نے
صاحبزادے سے کہا [illegible] صاحب کون
[illegible] سے [illegible] ہوں۔ [illegible]
[illegible] کیا ہے۔ قمر الزماں نے [illegible]
[illegible] عورت ہے جس نے [illegible]
[illegible] آپ کو [illegible] شب

سامان چرا تھا ۔ آپ سمجھے تھے کہ میں سو رہا ہوں مگر میں جاگ رہا تھا ۔ وہ لیلیٰ کی کہانی جس کے ۔۔۔ عاشق ہوا ۔ آخر آپ سے ضد کی کہ مجھے سفر کی اجازت دیجیے ۔ آپ سے رخصت ہو کے جب شہر پناہ چھوڑ کے قریب پہنچا تو راہزنوں نے چھاپا مارا ۔ مال تجارت ۔۔۔ [illegible] سارا قصہ کہہ سنایا ۔۔۔ کہنے لگا ۔۔۔ جب ۔۔۔ گھر میں ۔۔۔ آبرو سے ہاتھ دھونا پڑے گا ۔ بھیا میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان بی صاحب کا بیٹا گھر میں ۔۔۔ ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ غضب خدا کا ۔۔۔ یہاں ۔۔۔ گھر خالی کر دے ۔۔۔ بیٹا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ دیکھی ۔۔۔ نکال باہر کر ۔۔۔ بیٹا اگر میری نصیحت پر عمل کرنا ۔۔۔ دیکھوں گا ۔۔۔ نہیں کر سکتا ۔۔۔ شیطان کے کان کاٹے ہوں ۔ ۔۔۔ میری آنکھوں میں ۔۔۔ سمان پھر نے لگا ۔۔۔ [illegible]

بڑے میاں نے پھر نصیحت کا طومار باندھ دیا ۔ آخر قمرالزماں رونے لگا ہاتھ باندھ کے قدموں پر گرا

کہ قصور معاف کیجیے آپ جو حکم دیجیے میں اس کی تعمیل کروں ۔ بڑے میاں خوش ہو گئے گلے سے لگا لیا ۔ اسی وقت ایک علیحدہ مکان میں حبیب جوہری کا تمام سامان منتقل کر دیا ۔ پھر اپنی جیب ۔۔۔ بولے تم نے بہت برا کیا ۔ اب تمہاری یہی سزا ہے کہ قید ۔۔۔ قمرالزماں کی جوان جہان بیوی یہاں موجود ہے ۔ خدا کرے جو تمہارا بھی ۔۔۔ اگر تمہارا خون ۔۔۔ تو ۔۔۔ کر دوں گا ۔۔۔ صورت ۔۔۔ [illegible]

صورت پائی ہے کہ گھر روشن ہو جائے گا ۔ یہاں تو شادی کا سامان ہو جاتا ہے ۔ اب قمرالزماں کا حال سنیے کہ ۔۔۔ رخصت ہو کے ۔۔۔ مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا ۔۔۔ تھا ۔ جلدی سے قدم ۔۔۔ [illegible]

حسن تحریر الفضل المقدم

[illegible]

اعجاز ترا سیا ج صاحب ۔۔۔

[illegible]

باتیں رسول و صحابہ رسول

[illegible]

تذکرۃ الصحابیات

[illegible]

شیخ ۔۔۔ منزل ۔۔۔ لکھنؤ



مدرسۂ جدیدہ

اسکول ماسٹر (مصطفےٰ کمال) :- تختۂ تاریک کی علامت شاید ... پرانا سبق بھول جاؤ۔ (ALL) ABROAD

ایران :- آرے آرے من نیز حاضر مقیم۔ لیٹن پر اگر دو دلیل۔ شصت تک ... ایک حرف لیٹن ...

کابل :- من ہم ؟

گروہ قدیم :- درست سو ہم ؟

تم جب دست کار گر ہو تو کام سنبھال لینا۔ اور اگر بادشاہ مستفسر حال ہو تو کہہ دینا کہ وجب صحیح رہ گیا اب آپ ہر جسم کو باندھ رکھیں دو ترقی نہ سمجھا ئیے۔ عقل خدا کو آزار نہ سمجھا یئے ؎

گر اب بھی پھر سے شیخ جی کعبے کو سفر ہے
تو جانے پھر سے شیخ جی اللہ کے گھر سے

الحاصل درش رفتہ رفتہ کامیابی کا تمغہ ذرخشت کر تے ہی مسرت ہوئے پھر تخت رواں پر نوذ بیکر رہنے بصو رتی علیمہ کو بٹھا کے چنا رخصت کیا اور کسی کو پروا نہ نکلنے پایا کہ حبیب کی یہ روش یوں نکلی لوگوں نے خدا سے دعا مانگی کہ اب مصری شیخ کے جو ہکی نکالے جو دوا اس شغل میں قائم رہ گئے تمام شہر نے ذمہ تی کے دن خوشیاں منائیں ہر محلے کے شہزادہ دولت شاہی پر جمع ہو سے اور عرض کی کہ خداوند مظفر حبیب بیچارہ کم کے ساتھ چلے گئے اب حبابندی موقوت فرما دیجئے۔ بادشاہ بہرہم ہوا کہ ہنسی مذاق نہ کی گئی یا تو ۔ ولت ہے خدمت کا طالب بھی نہ ہوا۔ خیر آئندہ سے جمعہ کے روز کوئی نبدا شدی۔ عایا کے مانند حال نہ ہوگی۔

ادھر استاد حبیب شخم و خدم کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ ابداوی ڈاکوؤں نے آ گھیرا۔ ذو شاہ نجیرال متاع لونڈی غلام سب کچھ لے بھاگے جہاں تک کہ انکے تن پر لنگیر بھی باقی نہ چھوڑا قریب اتفاق سے جہاں پہنچ گئی وہ مہ ورد شاہ میں ختم ہو جاتا۔ پھر ہم اپنے دوستوں کو دل لگا کر بیلا ئے۔ باقی آئندہ۔

بیچارے پہرہ صاحب پر رحم کرتے ہیں۔ غدر میٹنگ لورپول کسپر لیس میں یہ رشتہ اجی آبروکاوہ ہی بھری ہیں نہ فرمایا وہ طالب تاوان ہوے۔ آپ جانئے کہ عنقریب کو کسی کی عزت کو وزن نہیں سمجھتے پھر عزت بھی وہ جو سر اسے دعا ریہ کشمیر کی مقدس دعوت پیر والی کے سلسلہ میں حاصل ہوئی ہے جو وقت کہ دے سر پر پیر کا سرتاج مہرمیں پیشہ کا لقب دیا تھا ۔ پیر صاحب حضرت وہاں جی بخلیس جن کی عزت کسی طرح آ کے جا کا

لا کے اور ایک فار ونگ کی رسید کھ دی۔ دیکھا آپ نے چکنائی ہے پیسے کی عزت جسنست کی زبانی تجویز بھی بہاں ہو رہی تھی میں ایک نثر تعصب ہے فرماتے ہیں کہ جو کسی عورت کا مالک ہی نہیں ہو اسے نقصان پہنچے نقصان و کمال ہو اس سے متعلق ہے مدد سے علاقہ نہیں رکھتا۔

ہاں اسے لوریک تجویز کل کے خلاف جو کیا مسی کہ چار ایک پیسہ حاکم صاحب نے کسی چیز کی قیمت پر لولا! دوسری دلیل ہے جو کسی شخص کی عزت جاذ ام کشمیر سا والی ٹھک کرے وہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے کل اگر ہمارے بعد نے کسی کو بیت عہدہ فرمانی کا لقب ان یار جنگ کا خطاب عنایت فرمایا تو کون ہے جو عزت میں شک کرے؟

ایسے ملفوظ کو کون کی قدر و منزلت آگر مورش احتساب ہیں ہے تو زندہ ہندوستانی خادم جو امر اکار در بار دوسرے لیڈران معززین کی خوشامد نگار بیش کے سرکاد رئیس العلماء بیادر دوم ریاست کی حضوری میسر آ جائے تو ہم گنہگار۔

غضب ہے اتنے بڑے بڑے ہمارے بعد مکھی پر بٹھاتے ہیں۔ ادھر دنیا ذلیل نہ دنیا اس کے دام ایک پیسہ لگاتی ہے۔ معدد معززین نے عبد ایذہ فرزند لاہنی حسن سے دالی ملال بیگم کے مرتبہ پر پہنچا! ایسا کیا گزرا ہے؟ عجب نہیں کہ اس فیصلے کے خلاف معززین پیٹرول کی جانب سے رہا بصطلات حال) بچرزو معاملات احتجاج قید ہو۔ ان کے محسن کا دلگرانی کے یہیں بت مرادا سے رسیٹنے کو دے ان کی مدد کریں۔

منظر دوم (ریکیا از خلامان سرکاری)



ساقیا لا کہ بہار آئی ہے
لا پیالا کہ بہار آئی ہے
ہکو ہو آنیں۔ ویل کم۔ صاحب ویل کم، ویلکم

نام نہیں لیتی۔ انھوں نے دعوتی خط لکھ دیا کہ بندے کی آبرو کرکری ہو گئی ہے وادا کو تاوان دیجئے جہاں پرنا سار ہو گیا اور اب تاوان ہوں گروں کے سلسلے ایک عدد تاج کا پیسہ بطور عزت بہا خصات کی عدالت سے پہنچا کو فاقہ ہو گیا۔ لورپول اکسپرلیس کا وکیل بھی بالکل بڑ تھا اس نے ایک پیسہ فار دونگ کے عوض ایک پیچ منبر پر کہا کہ حضرت ایک پیسے ہے بھیجا جائے باقی دام واپس بھیجے انھیں شلنگ گیلہ نہیں تین فار دونگ ہی کی

سولانا پنچ کی نوٹ بک

ستم بالستان عزت بہا

لاش کا وزن کم کرنے کے بعد تنہا ئی شیخ جی نے کنجے پاسموں کو جہاں اٹھا لانے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ لاش جاری رہی یا بکی ہوگی لیکن تدبیر کی ادعا ہے آج تک منو یا مشل ہے۔ خدا

سیمرن سون

دشوار ہے مگر حال نہیں کی ایک تیز بحث ہو رہی ہے فطرت کا مرغی کے ساتھ ترکیب ہوا اشک دین اور صبح ہو گیا فرنگی انگاس ہو گئی دن گزر سے اورا نکلا انڈے سے بچے صاحب۔ اد ہوئے۔ ہو تے ہو تے وہ وقت بھی آ گیا کہ بچے صاحب نے بانگ دی مگر انگ

عجیب [illegible] کُو کُو کُو کی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ [illegible] ترقی کا [illegible] نہیں سکتا [illegible]

[illegible]

یار کسی کو بھی نہ [illegible] سلسلہ [illegible] راز میں
[illegible] ساز میں

[illegible]

[illegible]

سیاسی لنگوٹے بازی

ایک شہری کانگریسی [illegible] تحریر فرماتے ہیں:-

[illegible]

[illegible]

جس کی باتوں [illegible] زبان [illegible]
[illegible]

[illegible]

خبر طبیہ علاج!! خبر طبیہ علاج!! خبر طبیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

سرکھانسی کی اکسیر دوا اگر آپ دوا کرتے کرتے ہار گئے ہوں [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

سفید بال جڑ سے کالا

اگر آپ کے تھوڑے بہت بال سفید ہوگئے ہیں تو ہمارا تیل [illegible] دام بارہ روپیہ [illegible]

کالا سے گورا [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

خونی بواسیر [illegible] دام پانچ روپیہ

بجلی کی گولی [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

طاقت کی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

پتہ: کملا جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سری در بھنگہ ۶۶

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

مفرحات مزاج عالم نگر گولیاں جو ہر قسم کی کمزوری اور تمام امراض [illegible] دماغ اور قوت حافظہ کی کمزوری وغیرہ امراض [illegible] بخشتی ہیں [illegible] ایک روپیہ [illegible] استعمال کریں۔ اس قلیل مدت کے اندر [illegible] کامیاب ثابت ہوگی [illegible] آپ کے دل میں خاص عزت پیدا ہوجاوے گی پانچ ڈبیاں ساتھ لینے سے چار روپیہ۔

لکھنؤ ایجنٹ [illegible] لکھنؤ۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷

[illegible] قیمت [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible] قیمت [illegible]

دردرنج کیسری [illegible] قیمت ۔۔۔۔۔۔ ۳ر

بال سدھا [illegible] قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال چاند آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہون تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] یا ستار وغیرہ سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر شاعرون کا [illegible] بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ ناز [illegible] موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ